بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين ، وَبَعْدُ:

# 078: سورۃالنباء کی مختصر تفسیر

تفسیر جزء عمّ کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں سورۃ النباء کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہیں۔

سورۃ النباء مکی سورۃ ہے اور اس عظیم سورۃ کی جو آیات ہیں وہ چالیس (40) ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥ اَلَمْ
نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا
۝١٠﴾ ﴿وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ
مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝١٦ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝١٧ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝١٨ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝١٩ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠﴾ ﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا
۝٢١ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝٢٢ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝٢٣ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝٢٤ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝٢٥ جَزَآءً وِّفَاقًا
۝٢٦ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝٢٧ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝٢٨ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝٢٩ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا
عَذَابًا ۝٣٠﴾ ﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝٣١ حَدَآىِٕقَ وَاَعْنَابًا ۝٣٢ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝٣٣ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝٣٤ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا
وَّلَا كِذّٰبًا ۝٣٥ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝٣٦ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝٣٧
يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ صَفًّا ۟ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝٣٨ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ
شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝٣٩ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ
تُرٰبًا ۝٤٠﴾

عظیم آیات ہیں اس پیاری سورۃ کی، اس سورۃ کی ابتداء اللہ تعالیٰ نے سوال سے کی ہے:

﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١﴾ (النباء: 1) (یہ لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کر رہے ہیں)

﴿يَتَسَآءَلُوْنَ﴾: دونوں طرف، پھر جواب خود اللہ تعالیٰ نے دیا ہے:

﴿عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲﴾ (النباء:2)(عظیم نباء کے تعلق سے یہ لوگ سوال کر رہے ہیں)

اور یہاں پر لفظ نباء کا ہے: ﴿النَّبَاِ الْعَظِيْمِ﴾: اور عربی لغت کے اعتبار سے "خبر اور نباء" دو ایسے الفاظ ہیں جو مترادفات میں آتے ہیں لفظ مختلف ہیں لیکن معنی ایک ہے اور معنی میں بھی ایک تھوڑا سا فرق ہے اس اعتبار سے کہ:

(۱) خبر میں آپ کو صرف خبر مل جاتی ہے جو عمومی طور پر نامکمل ہوتی ہے آپ کو مزید انتظار ہوتا ہے اگلی خبر کا تاکہ یہ موضوع مکمل ہو جائے۔

(۲) نباء میں مکمل خبر ہوتی ہے، قرآن مجید نباء عظیم ہے۔

نباء عظیم کیا ہے سلف کے اقوال اس میں دو ہیں:

(۱) پہلا قول کیا ہے؟ قرآن مجید ہے یہ نباء عظیم ہے۔

(۲) دوسرا قول "البعث" (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا)۔

اور دونوں قول صحیح ہیں، عمومی طور پر قرآن مجید ہے ﴿النَّبَاِ الْعَظِيْمِ﴾، اور خصوصی طور پر "البعث" مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا یعنی آخرت پر ایمان قیامت کے دن پر ایمان۔

اور میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ جو آخری پارہ ہے یا جزء عمّ جسے کہتے ہیں کیوں کہتے ہیں؟ اس سورۃ کے پہلے لفظ کی وجہ سے:

﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ﴾: کہتے ہیں جزء عمّ جس کی ابتداء اس لفظ ﴿عَمَّ﴾ سے ہوتی ہے۔

اور اس پورے پارے میں اگر آپ نے دیکھا ہے بنیادی پیغام کیا ہے اکثر سورتوں کا؟ "آخرت پر ایمان" جس کے لیے لازمی ہے جو باقی ارکان ایمان ہیں اُن پر ایمان لانا، اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی لازمی ہو جاتا ہے۔

الغرض: ﴿عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ﴾ (یہ لوگ ایک دوسرے سے سوال کر رہے ہیں نباء عظیم کے تعلق سے)۔

اور قرآن مجید میں دیکھیں آپ کوئی بھی خبر لے لیں آپ کو نباء ملے گی خبر نہیں ملے گی ادھوری کوئی بات آپ کو نہیں ملے گی مزید انتظار آپ کو کرنا نہیں پڑے گا کہ اگلی خبر میں کہاں سے لوں کس کتاب سے مجھے ملے گی، نہیں!

جنت کے تعلق سے دیکھ لیں مکمل خبر آپ کو ہے، واللہ! کسی اور کتاب میں ایکسٹرا انفارمیشن (Extra information) کی آپ کو ضرورت نہیں پڑے گی۔

دوزخ کے تعلق سے دیکھ لیں آپ جتنی خبر قرآن مجید میں ہے کسی اور کتاب میں یہ خبر موجود ہے جہنم کے تعلق سے؟

قصص الأنبیاء دیکھ لیں آپ نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ دیکھ لیں آپ مکمل قصہ ہے کہ نہیں؟ ابتداء سے لے کر انتہا تک ہے کہ نہیں؟ انجام تک ہے کہ نہیں ہے؟ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی انجام بیان کیا ہے کہ نہیں؟ نباء عظیم ہے؛ اسی طریقے سے کچھ بھی دیکھ لیں آپ۔

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (البقرۃ:43) دیکھ لیں آپ: ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ نماز کے جو احکام ہیں وہ ہمیں حدیث میں مکمل ملتے ہیں لیکن قرآن مجید میں حکم ہے کہ نہیں؟ ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ کہاں ملا ہے؟ قرآن مجید میں (الحشر:7)۔

تو کیا ہے قرآن مجید؟ نباء عظیم ہے۔

﴿الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳﴾ (النباء:3) (جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں)

یہ لوگ جو سوال کر رہے ہیں نباء عظیم کے تعلق سے اور نباء عظیم میں اُن کا آپس میں اختلاف ہے کیا اختلاف ہے؟ دو بڑے گروہوں میں بٹ چکے ہیں یہ لوگ "بین مصدّق ومکذّب": بعض نے تصدیق کی ہے اور بعض نے تکذیب کی ہے جھٹلایا ہے۔

اور تفصیل آگے آئے گی کہ جس نے جھٹلایا ہے اس کا کیا انجام ہوا، جس نے تصدیق کی ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا انعام ملا۔

﴿كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴﴾ (النباء:4) (ہرگز نہیں! عنقریب یہ سب جان لیں گے)

﴿ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵﴾ (النباء:5) (پھر ہرگز نہیں! عنقریب یہ سب جان لیں گے)

بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ کیونکہ دو گروہ ہیں: پہلا ﴿كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ﴾ پہلے گروہ کے لیے ہے جنہوں نے تصدیق کی ہے، ﴿ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ﴾ اُس گروہ کے لیے ہے جس نے تکذیب کی ہے، تو دونوں کے لیے ہے۔

اور بعض نے فرمایا ہے کہ تاکید ہے پہلے جملے کی۔

اور دونوں قول صحیح ہیں: "ہرگز نہیں! یہ جو اختلاف کر رہے ہیں اختلاف کی بات ہی نہیں ہے"۔

اور بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ ﴿النَّبَاِ الْعَظِيْمِ﴾ میں جو اختلاف ہے قرآن مجید کے تعلق سے جن لوگوں نے تکذیب کی ہے جھٹلایا ہے اُن کا آپس میں اختلاف ہوا کہ نہ ہوا؟ کسی نے کہا جادو ہے کسی نے کہا کہانت ہے کسی نے کہا یہ بشر کا قول ہے اختلاف ہوا کہ نہ ہوا؟ اس میں بھی اختلاف ہے۔

الغرض اختلاف جو بھی ہے چاہے مصدّقین کے بیچ میں ہو چاہے یہ اختلاف اُن لوگوں کے بیچ میں ہو جو تکذیب کرنے والے جھٹلانے والے ہیں اختلاف تو ہوا ہے لیکن جو اختلاف کر رہے ہیں چاہے سچے ہوں یا جھوٹے ہوں عنقریب جان لیں گے کہ حقیقت کیا ہے اور انجام بھی پالیں گے: ﴿كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥﴾۔

اب ایسی چیزیں اللہ تعالیٰ بیان فرمائے گا جن میں ان کا اختلاف ہی نہیں اور ہر سوال کے جواب میں غور کریں آپ جواب ہوگا "بے شک، بے شک، بے شک"؛ اگر بے شک ان چیزوں میں شک نہیں ہے تو نباء عظیم میں شک کیوں کرتے ہو؟!

اختلاف کب ہوتا ہے؟ جب یقین نہیں ہوتا ہے نا؛ اہل کفر میں یقین نہیں تھا اس لیے اختلاف ہو گیا، اہل کفر میں جھٹلانے والوں میں بھی جھٹلانے کے بعد بھی اختلاف ہوا اتفاق نہ ہو سکا۔

اتفاق کس کا ہوا؟ جنہوں نے تصدیق کی ہے ماننے والے جو ہیں۔

اب دیکھیں جو نہیں مانتے، اصل مسئلہ یہی اُن کا ہے نا جو نہیں مان رہے ہیں تو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے کس انداز سے اُن کے لیے ماننا آسان کر دیا ہے، آیئے دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦﴾ (النباء:6)(کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا فرش نہیں بنایا)

یہ ہموار سیدھی زمین کس نے بنائی ہے؟

﴿اَلَمْ نَجْعَلِ﴾: یہاں پر فعل کون سا ہے؟ استفہام تو ہے لیکن جو فعل ہے نجعل یا اجعل؟ "اجعل" اکیلا ہے، "نجعل" جمع ہے؛ اور جمع کون سا ہے؟ متکلم کے لیے تو ہے لیکن کس کے لیے ہے؟ تعظیم کے لیے۔

دیکھیں نا جو جمع ہوتا ہے یا تو اس سے جمع مراد ہوتا ہے یا تعظیم مراد ہوتی ہے۔

اب یہ بہت بڑے عظمت والے کام ہیں عام لوگوں کے بس کی باتیں نہیں ہیں جواب ہونے والی ہیں، اور نباء عظیم اللہ تعالیٰ کا جو کلام نازل ہوا ہے یہ بھی عام بات نہیں ہے۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١﴾ (القدر:1): یہاں پر کیا ہے؟ صیغۃ الجمع سے ہے ﴿اِنَّآ﴾۔

نازل کس نے فرمایا ہے؟ ایک ربّ نے نازل فرمایا ہے لیکن جمع کون سا ہے صیغہ کون سا ہے؟ ﴿اِنَّآ﴾۔

سبحان اللہ، عظمت اور عزت اور شرف کا جب بیان مقصود ہوتا ہے تو ضمیر جو ہوتا ہے وہ جمع کا ہوتا ہے۔

یہاں پر: ﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا﴾: یہ زمین جس پر تم چلتے ہو کس نے ہموار بنایا ہے؟

یہ نہیں پوچھا کس نے بنایا ہے بلکہ سوال کیا ہے ؟﴿اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا﴾ کیا ہم نے زمین کو ہموار نہیں بنایا؟ جواب کیا ہے ؟ بے شک۔ اچھا اس میں اختلاف ہے دونوں فریقین کا نہیں ہے ؟ نہیں ہے۔

﴿وَّالۡجِبَالَ اَوۡتَادًا۝﴾ (النباء: 7)(اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا)

دیکھیں ﴿اَلَمۡ نَجۡعَلِ﴾ سب کے سامنے ہے لیکن پہلے میں اختصار ہو گیا کیونکہ قرآن مجید جو ہے بلاغت کی انتہا ہے، فصاحت اور بلاغت جو قرآن مجید میں ہے واللہ! کسی زبان میں نہیں، اور عرب جو ہیں وہ بھی حیران اور پریشان ہو گئے جو سب سے بڑے مخالف تھے!

زمین کو ہموار بنایا ہے اور اس ہموار زمین کو برقرار رکھنے کے لیے میخوں کی ضرورت تھی پہاڑوں کی یہ پہاڑ کس نے گاڑے ہیں میخوں کی طرح؟

نہیں! یہ نہیں کہ کس نے گاڑے ہیں کیا ہم نے نہیں گاڑے ہیں جواب کیا ہے ؟ بے شک۔

﴿وَّخَلَقۡنٰكُمۡ اَزۡوَاجًا۝﴾ (النباء: 8)(اور ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے پیدا کیا)

نر ہے مادہ بھی ہے، چھوٹا ہے بڑا بھی ہے، اچھا ہے بُرا بھی ہے، اور آگے تک چلے جائیں آپ یہ کیا ہیں؟ جوڑے ہیں۔

کس نے جوڑوں میں پیدا کیا ہے ؟ کیا ہم نے تمہیں جوڑوں میں پیدا نہیں کیا ہے جو اس زمین پر آسانی سے رہ سکیں جواب کیا ہے ؟ بے شک۔

﴿وَّجَعَلۡنَا نَوۡمَكُمۡ سُبَاتًا۝﴾ (النباء: 9)(اور تمہاری نیند کو آرام اور راحت بنایا)

اگر نیند نہ ہوتی تو ہماری کیا حالت ہوتی؟! ایک دن اگر ہم نہ سو سکیں اگلے دن ہماری حالت کیا ہوتی ہے کبھی ہوا ایسا کہ نہ ہوا ؟! کیا حالت ہوتی ہے! کمال ہے اس ربّ کا جس نے نیند کو پیدا کیا ہماری راحت کے لیے۔

کافر بھی سو کر آرام پاتا ہے کہ نہیں؟ مومن بھی سو کر آرام پاتا ہے کہ نہیں؟ (سبحان اللہ)۔

یہ اُرحم الراحمین کی رحمت ہے کہ کافر کفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دنیا میں اسے نیند کی راحت بھی دیتا ہے۔

کیا تمہارے لیے نیند کو ہم نے راحت اور سکون اور آرام نہیں بنایا جواب کیا ہے ؟ بے شک۔

﴿وَّجَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِبَاسًا۝﴾ (النباء: 10)(اور ہم نے رات کو پردہ بنایا ہے)

رات اوڑھ کی مانند ہے پردے کی مانند ہے رات کو پردہ کس نے بنایا ہے تمہارے لیے ؟

انسان جب سوتا ہے تو بے پردہ ہو جاتا ہے نا نہیں ہوتا؟! کاش کہ ہم دیکھ سکتے ہوتے کہ ہم سوتے کیسے ہیں شرمندگی ہوتی ہمیں! لیکن اس کریم کا کرم ہے کہ رات کی تاریکی کو ہمارے لیے پردہ بنا دیا ہے۔

کس نے بنایا ہے؟ اس ربّ کریم نے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿اَلَمۡ نَجۡعَلِ﴾ - ﴿اَلَمۡ نَجۡعَلِ﴾ سب کے سامنے ہے۔

﴿وَّ جَعَلۡنَا الَّیۡلَ لِبَاسًا﴾: اور آپ اگر سفر کرتے ہیں جہاز پر مغرب کا وقت جو ہوتا ہے اس کے بعد کا وقت جو ہوتا ہے جب آپ اوپر ہوتے ہیں ہوا میں آسمان میں ہوتے ہیں زمین کی طرف دیکھیں جب اندھیرا چھانا شروع ہوتا ہے واللہ! آپ کو زمین جو ہے نا لگتا ہے کہ کالی سی چادر بچھ گئی ہے زمین کے اوپر، واللہ! اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میں نے اور یہ آیت مجھے فوراً یاد آگئی: ﴿وَّ جَعَلۡنَا الَّیۡلَ لِبَاسًا﴾۔

کبھی سفر ہو تو دیکھ لینا اپنی آنکھوں سے کھڑکی کھول کر دیکھ لینا، میں نے خصوصی طور پر دیکھنے کے لیے دیکھا کہ یہ نظر کیسے آتا ہے اور واللہ! جو انداز بیان پرفیکٹ (Perfect) ہے واللہ! جیسا کہ کوئی اوپر سے جہاز میں بیٹھ کر زمین کو اگر دیکھتا اور اس رات کی جو یہ چادر ہے اس سے بہتر واللہ الفاظ نہیں ہوتے اس کے پاس کہ لباس کی طرح چادر کی طرح زمین کو ڈھانپ دیا ہے: ﴿وَّ جَعَلۡنَا الَّیۡلَ لِبَاسًا﴾: نیند راحت کے لیے اور رات پردے اور لباس کی طرح۔

﴿وَّ جَعَلۡنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴾ (النباء: 11) (اور ہم نے دن کو معاش کا وقت بنایا معاش کے لیے بنایا ہے)

اگر رات ہمیشہ کے لیے ہوتی تو کیا کرتے ہم؟ اور ہمیشہ کے لیے دن ہوتا تو ہم کیا کرتے؟ دنیا کا پہیہ کیسے چلتا؟ اُن ملکوں میں دیکھ لیں جن میں دو دو تین تین مہینے راتیں ہوتی ہیں دن نہیں ہوتے یا صرف دن ہوتے ہیں راتیں نہیں ہوتیں (سبحان اللہ)۔

رات بھی ہے اور دن بھی ہے دن کو دن کس نے بنایا ہے کس نے روشن کیا ہے اور رات کو رات کس نے بنایا ہے کس نے پردہ اور لباس بنایا ہے؟ یہ سب کس کے لیے میرے بھائیو؟! یہ ہمارے لیے ہے۔

﴿وَّ جَعَلۡنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾: جواب کیا ہے؟ بے شک۔

﴿وَّ بَنَیۡنَا فَوۡقَکُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ﴾: زمین کی بات آئی تو آسمان کی بات رہ جائے کیسے ہے؟! دن اور رات زمین پر ہوتے ہیں یا آسمان پر ہوتے ہیں؟! تو اب آسمان کی بات آرہی ہے:

﴿وَّ بَنَیۡنَا فَوۡقَکُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ﴾ (النباء: 12) (اور ہم نے بنائے ہیں تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان)

الفاظوں پر غور کریں کہ یہ جو آسمان ہیں نا سات آسمان ہیں اور مضبوط ہیں، یہ ضعیف حقیر مسکین انسان جو ہے یہ اللہ کے حکم کے بغیر اُن تک رسائی نہیں کر سکتا اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا!

انسان اپنے کارنامے بڑے دکھاتا ہے کہ ہم نے یہ کردیا وہ کردیا، پتہ نہیں مارس (Mars) تک جانا ہے چاند تک چلے گئے ہیں اب سورج کی طرف دیکھ رہے ہیں! سب سے قریبی ترین چاند جو ہے نا اس میں بڑے کوئسچن مارکس (Question marks) لگے ہیں آج تک! آپس میں اختلاف ہو گیا بلکہ اس تھیوری کو جھٹلانے والے ان سے زیادہ ہو چکے ہیں اب جیسے جیسے سائنس ترقی کررہی ہے جو اس کو ثابت کرنے والے ہیں، ہے کہ نہیں؟!

نہیں! ہمیں تو نہیں پتہ نا ہم تو جو وہ کہتے ہیں دکھاتے ہیں مان لیتے ہیں ہمیں کیا پتہ ہے، اُن ہی کے اپنے سائنسدان کہتے ہیں کہ سب جھوٹ تھا یہ سب بنائی ہوئی فلم ہے جو تمہیں مووی دکھادی اور کہا کہ ہمارا کارنامہ ہے زمین کو بسا نہیں سکے چاند پر کیا بسیں گے یہ لوگ؟! الغرض؛

﴿وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴾ (النباء:13)(اور ہم نے چمکتا ہوا چراغ (یعنی سورج) بنایا)

بے شک اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس میں کوئی شک نہیں، "سراج، وہاج" چمکتا ہوا دمکتا ہوا یہ جلتا ہوا سورج ہے۔

آسمان آیا ہے سورج کی بات ہوئی کیا رہ گیا آسمان پر؟ بادل رہ گئے۔

﴿وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴾ (النباء:14)(اور ہم نے پانی بھری بدلیوں سے موسلادھار بارش اتاری ہے)

یہ بارشیں جو آتی ہیں کس کے حکم سے آتی ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہی نازل کرتا ہے اللہ کے حکم سے۔

زمین کو ہموار تو بنایا ہے اگر صرف زمین ہموار ہوتی اور اس میں اناج نہ ہوتا اس میں رزق نہ ہوتا تو زمین کا فائدہ کیا ہے اس لیے واپس زمین کی طرف کہ یہ پانی کیوں موسلادھار بارشیں کیوں ہیں؟ اس کا کیا فائدہ ہوتا ہے اور کس کو فائدہ ہوتا ہے؟

﴿لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴾ (النباء:15)(تاکہ ہم اس سے یعنی اس بارش سے اناج اور سبزی اور پودے نکالیں)

اناج ہے اور پودے ہیں سبزی ہے جس سے انسان اور جانور فائدہ اٹھاتے ہیں یہ ان کا بنیادی رزق ہے اس زمین پر، پانی ہے اور یہ اناج اور پودے ہیں۔

﴿وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴾ (النباء:16)(اور پتوں میں لپٹے ہوئے گھنے باغ)

اس میں کوئی شک ہے کسی کو؟ کوئی شک نہیں؛ اگر اس میں شک نہیں ہے تو پھر اس میں بھی شک نہیں ہونا چاہیے: ﴿اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴾: یہ بنیادی پیغام ہے۔

﴿اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴾ (النباء:17)(بے شک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے)

اس میں شک نہیں ہے تو ﴿اِنَّ﴾ (بے شک) یہاں پر آ گیا ہے کہ تمہیں شک اس میں نہیں کرنا چاہیے تمہیں یقین اس پر کرنا چاہیے جس پر تمہارا اختلاف ہے تم جھٹلا چکے ہو؛ انسان جھٹلاتا کب ہے؟ پہلے شک کرتا ہے پھر جھٹلاتا ہے نا۔

تو یہاں پر تمہیں شک نہیں کرنا چاہیے تھا تمہیں من و عن سے تسلیم کر لینا چاہیے تھا: ﴿اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا﴾: مقرر وقت ہو چکا ہے اور اس وقت سے ایک لمحہ واللہ! آگے پیچھے نہیں ہو گا۔

﴿يَوْمَ الْفَصْلِ﴾: فیصلے کا دن ہے فیصلے کا دن مقرر ہو چکا ہے جو یہ اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ ہو گا، کون سچا ہے کون جھوٹا ہے کون حق پر ہے کون باطل پر ہے فیصلہ ہو گا اور فیصلے کا ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے ہے: ﴿يَوْمَ الْفَصْلِ﴾: قیامت کا دن ہے۔

اور دوسرا قول جو ہے کہ نباء عظیم کیا ہے جس میں ان کا اختلاف ہے؟ یہی قیامت کا دن ہے جس میں ہم لوگ یہ پوری جو زندہ چیزیں ہیں جو مر جائیں گی حساب کے لیے دوبارہ زندہ ہوں گی۔

جس میں تمہارا اختلاف ہے چاہے وہ قرآن مجید ہو "نباء عظیم" یا بعث ہے (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا) فیصلے کا دن مقرر کر دیا گیا ہے اور فیصلہ اسی دن ہو گا؛ کیسا دن ہے یہ؟

﴿يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝۱۸﴾ (النباء:18) (یہ جو صور پھونکا جائے گا پھر تم گروہ در گروہ چلے آؤ گے)

یعنی تم میں سے کوئی نہیں رہے گا، ماننے والے اور نہ ماننے والے تصدیق کرنے والے تکذیب کرنے والے سارے کے سارے فوج در فوج سامنے کھڑے ہوں گے اُس دن صور پھونکا جائے گا۔

پہلا صور پھونکا جائے گا پوری دنیا کی تباہی ہے کچھ باقی نہیں رہے گا اس زمین پر کوئی زندہ چیز باقی نہیں رہے گی سب ختم ہو جائے گا، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا ہر مردہ چیز دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔

﴿وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝۱۹﴾: ابھی بات چیت اور ذکر ہوا ہے جس میں ہمیں کوئی شک نہیں تھا ان میں سے دو سب سے مضبوط چیزیں تھیں کیا تھیں؟ سات آسمان ﴿سَبْعًا شِدَادًا﴾، اور پہاڑ جو میخوں کی طرح تھے دیکھیں واپس ان ہی کا ذکر کس انداز سے ہے کہ جب صور پھونکا جائے گا تو ان کی کیا حالت ہو گی!

﴿وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝۱۹﴾ (النباء:19) (اور آسمان کھولا جائے گا تو اس میں دروازے ہو جائیں گے)

آسمان میں دروازے ہوتے ہیں؟ اس وقت نہیں ہے کوئی دروازہ لیکن اس دن دروازے ہو جائیں گے، سیاہ آسمان کھل جائے گا پھٹ جائے گا یہ آسمان!

﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝۱﴾ (الانشقاق:1): پھٹ جائے گا یہ آسمان دروازوں کی طرح کھل جائے گا یہ آسمان، مضبوط ہیں سات آسمان ہیں لیکن یہ پھٹ جائیں گے کھل جائیں گے یہ مضبوطی ختم ہو جائے گی۔

یہ سخت مضبوط آسمان نہیں تھم سکتے قیامت کے دن اگرچہ اس سے پہلے کیا فرمایا ہے؟ ﴿فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا﴾ : بات ہماری ہو رہی ہے فوج در فوج تم لوگ آؤ گے، یہ نہیں فرمایا کہ تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے بلکہ جو سب سے مضبوط چیز ہے اُن کے ساتھ کیا ہو گا تو تم سوچو تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے! آسمان تو کھل جائے گا پھٹ جائے گا دروازے کھل جائیں گے آسمان کے۔

﴿وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝۲۰﴾ (النباء:20)(اور ان میخوں کی طرح مضبوط پہاڑوں کو چلایا جائے گا گویا کہ یہ سراب بن جائیں گے)

سراب کسے کہتے ہیں؟ جس چیز کا حقیقتاً وجود ہی نہ ہو۔

ارے! یہ مضبوط پہاڑ جو زمین پر اگر دیکھا جائے تو سب سے بڑی مضبوط چیز کیا ہے؟ یہ پہاڑ ہی ہیں میخوں کی طرح گڑے ہوئے ہیں اور اس زمین کو مضبوط کیا ہوا ہے۔

چلا دیئے جائیں گے؟! صور پھونکا جائے یہ پہاڑ چلتے ہوئے نظر آئیں گے یہاں تک کہ سراب بن جائیں گے ان کی حقیقت باقی نہ رہے گی؛ ﴿كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ﴾ (القارعۃ:5) اڑیں گے: اُون دیکھی ہے ﴿كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ﴾ اون کی طرح پہلے اڑیں گے پھر ختم ہو جائیں گے۔

یہ نہیں فرمایا یہاں پر کہ تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے یہ کافی ہے نا سوچنا چاہیے نا! جھٹلانے والے جو جھٹلا رہے ہیں ان پر یہ بات کتنی اثر مند ہونی چاہیے!

﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝۲۱﴾ (النباء:21)((اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے) بے شک جہنم گھات میں ہے انتظار کر رہی ہے)

کیوں انتظار کر رہی ہے؟ سزا دینے کے لیے انتظار کر رہی ہے اپنے ربّ کے حکم سے نہیں چھوڑے گی کسی کو!

﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾: انتظار میں ہے بڑی شدت کے ساتھ گھات میں ہے کس کے لیے؟

﴿لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝۲۲﴾ (النباء:22)(سرکشوں کا ٹھکانہ ہے)

طاغین: جمع طاغی کی ہے اور طاغی اسے کہتے ہیں جو حد پار کر جاتا ہے شریعت کی، اللہ کی حدود کو پار کر جاتا ہے سرکش ہو جاتا ہے؛

﴿مَاٰبًا﴾: ٹھکانہ ہے۔

جو لوگ جھٹلا رہے ہیں وہ حد پار کر رہے ہیں طاغی ہیں اور یہ جہنم ان کا ٹھکانہ بننے والی ہے۔

چلو ذہن میں آتا ہے کبھی نکلیں گے تو سہی نا اگلا جواب کیا ہے؟

﴿لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ۝۲۳﴾ (النباء: 23)(وہ اس میں رہیں گے مدتوں تک (یعنی ہمیشہ کے لیے، نہیں نکلیں گے))

اور پھر اس میں کیا ہونے والا ہے ایک جھلک بیان فرمائی ہے بس تا کہ سینے سے دل نکل کر اڑ نہ جائیں ڈر کے مارے!

﴿لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝۲۴﴾ (النباء: 24)(نہ اس میں ٹھنڈک کا مزا چکھیں گے نہ پینے کی چیز کا)

﴿بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا﴾: ٹھنڈک جسم کے بیرونی حصے کے لیے ہوتی ہے، اور شراب ہم پیتے ہیں جسم کے اندرونی حصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ایسے ہوتا ہے نا؟ نہ باہر کی ٹھنڈک ہو گی اور نہ اندر کی کوئی ٹھنڈک ہو گی جہنم اللہ کا عذاب ہے صرف ذلت اور رسوائی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے! عذاب اَلیم ہے!

﴿لَا يَذُوْقُوْنَ﴾ (نہیں چکھیں گے) ﴿فِيْهَا﴾ (اُس میں (یعنی جہنم میں)) ﴿بَرْدًا﴾ (کوئی ٹھنڈی چیز نہیں ہو گی) ﴿وَّلَا شَرَابًا﴾ (اور نہ پینے کو)۔

﴿اِلَّا﴾: استثناء ہے، اِلَّا آ گیا ہے چلو کچھ تو ملے گا نا! دیکھیں ملے گا کیا:

﴿اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝۲۵﴾ (النباء: 25)(مگر گرم پانی اور بہتی ہوئی پیپ)

گرم پانی باہر سے جلا دے گا جسم کو اور بہتی ہوئی پیپ اندر سے جلا دے گی جسم کو: ﴿اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا﴾ (نعوذ باللہ)؛ یہ کیوں عذاب دیا جا رہا ہے؟

﴿جَزَآءً وِّفَاقًا ۝۲۶﴾ (النباء: 26)(یہ پورا پورا بدلہ ہو گا)

جیسا کیا تھا یہی اس کا بدلہ ہے، جیسا کرو گے ویسا بھرو گے؛ جھٹلایا اپنے ربّ کی آیتوں کو، نباء عظیم کو جھٹلایا یہ انجام ہوا!

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝۲۷﴾: وجہ یہ ہے اب یہ نہیں کہا کہ تم نے جھٹلایا ہے یہ تمہیں عذاب ہے بلکہ جھٹلانے کی وجہ بیان کی جا رہی ہے:

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝۲۷﴾ (النباء: 27)(بے شک وہ حساب کی توقع نہ رکھتے تھے)

کبھی سوچا نہیں کہ حساب ہو گا! جھٹلا دیا بعث کو اور پھر جب یہ نباء عظیم آئی تو اسے بھی جھٹلا دیا: ﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا﴾۔

﴿وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝۲۸﴾ (النباء: 28)(اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے جھوٹ جان کر)

یعنی جھٹلانے کا حق ادا کیا ان لوگوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی جھٹلانے میں!

﴿كِذَّابًا﴾: مفعول مطلق ہے، یعنی کوئی کسر نہیں چھوڑی جیسے جھٹلانے کے طریقے ہیں نا دنیا میں وہ سارے اپنا کر جھٹلا دیا! قول سے، فعل سے، دل سے، ہر طریقے سے اگرچہ نباء ہے مکمل خبر ہے تفصیل کے ساتھ موجود ہے کامیابی کا بہترین موقع تھا دنیا میں اور آخرت میں۔

﴿كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا﴾: اور جمع آیات ہے کہ ایک آیت نہیں ہے سب کو جھٹلا دیا ہے!

انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں ہم نے کیا کیا ہے:

﴿وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝۲۹﴾ (النباء:29)(اور ہم نے ہر چیز کو گن گن کر لکھ رکھا ہے)

ایک ایک لفظ کو نہیں چھوڑا ہے ایک ایک حرکت کو بھی درج کیا ہوا ہے نہیں چھوڑا ہے کیوں؟ کیونکہ سب کا حساب دینا ہے، جھٹلانے کا جو انداز اپنایا ہے سب کا حساب دینا ہے: ﴿وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا﴾۔

﴿فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝۳۰﴾ (النباء:30)(پس اب مزہ چکھو ﴿فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ﴾ ہر گز نہیں، ہم نہیں بڑھائیں گے تمہارے لیے ﴿اِلَّا عَذَابًا﴾ مگر عذاب کو)

اب عذاب کے مزے کی ابتداء ہے اور یہ ہمیشہ کے لیے رہے گی، اور یہ عذاب بڑھتا جائے گا کم نہیں ہو گا: ﴿فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا﴾۔

اب یہ توقع نہ رکھنا کبھی کہ یہ کم ہے عذاب اور اس سے زیادہ نہیں ہو گا تو اور بھی کم ہو جائے گا: ﴿فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا﴾۔

﴿حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا﴾ تو ابتداء ہے آگے تو بہت کچھ ہے! یہ اُن لوگوں کا انجام ہے جن لوگوں نے اختلاف کر کے جھٹلا دیا ہے ابھی دوسری طرف باقی ہے کہ نہیں؟ یوم الفصل ہے نا: ﴿اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا﴾: حساب کا وقت ہو گیا ہے اور اس دنیا میں خبر اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے اس دنیا میں ہم پڑھ رہے ہیں دیکھ رہے ہیں سن رہے ہیں۔

جھٹلانے والوں کا انجام تو یہ ہوا ماننے والوں کا کیا انجام ہوا ہے کیا انعام ملا ہے آیئے دیکھتے ہیں:

﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝۳۱﴾ (النباء:31)(بے شک متقین، پرہیز گاروں کے لیے کامیابی ہے)

یہ نہیں فرمایا کہ تصدیق کرنے والوں کے لیے بلکہ اساس کی بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے تصدیق کی ہے وہ کیا ہے؟ تقویٰ ہے ﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ مصدقین نہیں ہے۔

﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا﴾ : ﴿مَفَازًا﴾: یہ ظرف مکان ہے یعنی کامیابی کی جگہ ہے، متقین کے لیے کامیابی کی جگہ مقرر فرمادی گئی ہے اور جگہ اس لیے فرمایا یعنی اُس میں ہر کامیابی والی چیز اُن کو ملے گی ہر آسائش ملے گی سب سے بڑاانعام ملنے والا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں ہے جیسا کہ اُن چیزوں میں تمہیں شک نہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر شروع میں بیان فرمایا ہے کہ زمین کو ہموار بنایاہے اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح إلي آخرہ، اس لیے واللہ! اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ متقین کے لیے کامیابی کہ جگہ مقرر کردی گئی ہے۔

﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا﴾: مفاز پاناہے تو متقی بنناہی پڑے گا ورنہ نباء عظیم میں تصدیق میں کوتاہی لازمی ہے یادرکھیں کلّی یاجزوی، تقویٰ میں کمزوری ہے تو نباء عظیم کے ماننے میں بھی کمزوری ہے، تقویٰ مضبوط ہے تو نباء عظیم کوماننے میں بھی مضبوطی ہے۔

﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا﴾: یہ جو جگہ ہے کامیابی کی اس میں ہے کیا؟ ایک چھوٹی سی جھلک ہے خوشخبری کے لیے:

﴿حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿٣٢﴾﴾ (النباء:32) (حَدِيقَة نہیں حدائق ﴿حَدَآئِقَ﴾ جمع ہے) باغات ہیں اور ان باغات میں سے ایک کا ذکر ہے ﴿اَعْنَابًا﴾ انگور کے باغات بھی ہیں (انگور بھی ہیں وہاں پر))

بہت سارے باغات ہیں اور ان باغات میں کیا ہوگا؟ فروٹ ہوں گے اور ان میں سے ایک کا ذکر ہے ﴿اَعْنَابًا﴾؛ اور بہت ہیں، ایک شوق ساپیدا ہوتا ہے کہ کتنا بڑاانعام ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

یہ تو کھانے کو مل گیا اور؟

﴿وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾﴾ (النباء:33) (اور نوجوان عورتیں ہم عمر حوریں ملیں گی)

﴿وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾﴾ (النباء:34) ((کھانے کا ذکر ہے اور بیوی کا ذکر بھی آگیا ہے پینے کے لیے کیا ہے؟) ﴿وَّكَاْسًا دِهَاقًا﴾ اور چھلکتے ہوئے پیالے ہیں)

یعنی بھرے ہوئے کوئی کمی نہیں ہوگی اُن میں (سبحان اللہ)۔

ان سے پہلے جو دوسرا فریق تھا کیا تھا ان کے لیے؟ ﴿لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ اِلَّا حَمِيمًا وَّغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾﴾: یہاں پر دیکھیں ﴿حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾﴾۔

﴿لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾﴾ (النباء:35) (وہ اس میں نہ سنیں گے کوئی بیہودہ بات اور نہ ہی کوئی جھوٹ یا خرافات) کوئی لغو بات نہیں سنیں گے، نہ ہوگی تو نہ سنیں اور کوئی جھٹلانے والی بات کوئی خرافات نہیں ہوگی۔

یہ سب کیوں ہے؟ ﴿جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾﴾۔

وہاں پر﴿جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾﴾ تھاناکہ برابر کابدلہ ہے جیسا کیاہے ویسی سزاملی ہے اب یہاں پر جیسا کیاہے اس سے بڑھ کر انعام مل رہاہے کیاخیال ہے کتنی پیاری بات ہے؟! اللہ تعالیٰ ایک صالح عمل کے بدلے میں کتنا اُجر دیتاہے؟ کم سے کم دس ہے برابر تو نہیں ہے نا؟ ایک گناہ کی وجہ سے کتنی سزاملتی ہے؟ اس کے برابر ایک: ﴿جَزَآءً وِّفَاقًا﴾ ہے برابر برابر۔

یہ کیاہے؟

﴿جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾﴾ (النباء:36) (عطاہے (حساب ہے لیکن عطااس سے بڑھ کر ہے) یہ بدلہ ہے تمہارے ربّ کاانعام حساب سے کافی ہے)

یہ ربّ ہے کون؟

﴿رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ﴾ (النباء:37) (آسمانوں اور زمین کاربّ اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے ان کے درمیان میں ہے)

الرحمٰن ہے یہ ربّ بہت مہربان ہے وسیع رحمت والاہے کافروں کے لیے کیارحمت ہے؟ کہ دنیاان کودی ہے نا، اور مومنوں کے لیے خاص رحمت ہے کیونکہ ان انعامات سے نوازاہے اور کامیابی عطافرمائی ہے۔

﴿رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾﴾: وہ اس سے بات کرنے کی قدرت یاطاقت نہیں رکھتے۔

کون؟ کوئی بھی نہیں! نہ آسمان نہ زمین اور نہ جو کچھ اس دونوں کے بیچ میں ہے کوئی بھی بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اُس دن۔

﴿يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙۗ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ﴾ (النباء:38) یوم الفصل کی بات ہورہی ہے ناجس میں ان کااختلاف ہے نباء عظیم میں سے اب اس دن کاپھر ذکر آگیاہے کہ ربّ تو رحمٰن ہے لیکن تم لوگوں نے کیاکیاہے جھٹلا کر اختلاف کرکے؟! کاش اس کی رحمت سے فائدہ اٹھاتے اور تم بھی ایمان لے کر آتے لیکن ایسا نہیں کیااب دیکھیں اس دن اور کیاہونے والاہے:

﴿يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ﴾ (جس دن روح) ﴿وَالْمَلٰٓئِكَةُ﴾ (اور فرشتے) ﴿صَفًّا﴾ (صف باندھے کھڑے ہوں گے)۔

روح کون ہیں؟ مفسرین فرماتے ہیں کہ جبریل اٗمین علیہ الصلاۃ والسلام اور فرشتے۔

﴿لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ﴾ (اُن میں سے کوئی بھی نہ بول سکے گا) ﴿اِلَّا﴾ (مگر (استثناء ہے) ﴿مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا﴾ (جس کورحمٰن اجازت دے اور وہ بولے گاٹھیک اور سچ بات)۔

جھٹلانا دنیا میں تھا اب جھٹلانے کی بات ختم ہو گئی ہے، اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم مخلوقات وہ فرشتے وہ صف باندھے کھڑے ہوں گے ؛اور ﴿الرُّوْحُ﴾ سب سے عظیم فرشتہ۔

آسمان کی سب سے عظیم مخلوق کیا ہے ؟فرشتے۔

اور فرشتوں میں سب سے زیادہ عظیم فرشتہ کون سا ہے ؟ جبریل اًمین علیہ الصلاۃ والسلام۔

بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتے سب خاموش ہیں کوئی بات نہیں کرے گا کیونکہ ذہن میں آتا ہے کہ ہو سکتا ہے کوئی سفارش کر دے کوئی کام چل جائے، کوئی بھی نہیں ہے ! اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتا جرأت نہیں کر سکتا !

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا پیر ہی ہمیں کافی ہے بس پیر کی بیعت ہو جائے آگے بس تمہارا بیڑا ہی پار ہو گیا بات ہی ختم ہو گئی !

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو سب سے عظیم مخلوقات ہیں آسمان کی وہ صف باندھے کھڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی کلام نہیں کر پائے گا۔

﴿وَقَالَ صَوَابًا﴾ کیوں ہے ؟اُسی کی بات مانی جائے گی جس کو اجازت ہے اور وہ سچ بھی کہے گا غلط کہنے کی ناجائز سفارش کی تو کوئی یعنی ذرّہ برابر گنجائش باقی رہی ہے ؟! ﴿وَقَالَ صَوَابًا﴾ شرط ہے (سبحان اللہ)۔

﴿ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ﴾ (النبأ:39) (یہ دن برحق ہے)

جس کو تم جھٹلاتے ہو ﴿الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝﴾ اختلاف کرتے ہو یہ حق دن ہے۔

﴿فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا﴾ (بس جو کوئی چاہے وہ اپنے ربّ کے پاس ٹھکانہ بنائے)۔

توبہ کرے وقت ہے توبہ کا نا؟!

جھٹلا چکے ہو اختلاف کر چکے ہو زندہ تو ابھی ہو سانسیں جاری ہیں توبہ کر لو نا کب تک نافرمانی اور کفر کا راستہ اختیار کرتے رہو گے ؟!

یہ شرک بدعات خرافات نافرمانیاں ظلم کب تک کرتے رہو گے ؟!

یہ دن حق ہے جھٹلانے والے سن لو! یہ حق دن ہے آکر رہے گا کوئی زور زبردستی نہیں ہے تم میں سے جو چاہے اپنے ربّ کی طرف ٹھکانہ بنالے، توبہ کرلے انابت کرلے۔

اس لیے لفظ کون سا بار بار آیا ہے ؟ ﴿الرَّحْمٰنُ﴾: یہ ربّ رحمٰن ہے وسیع رحمت والا ہے ذرا پلٹ کر تو دیکھو توبہ کرکے تو دیکھو۔

اور آخر میں:

﴿اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا﴾ (النباء:40)(بے شک ہم نے تمہیں قریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے)

قریب عذاب کون سا ہے؟ جہنم کا عذاب اور اس سے قریب موت ہے کیونکہ موت قیامت صغریٰ ہے اچانک آئے گی پھر توبہ کے دروازے بند ہو جائیں گے اور اپنے ربّ کی طرف مآب جو ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔

﴿اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا﴾: آخر میں پھر اللہ تعالیٰ خبر دار فرما رہے ہیں پھر آگاہ کر رہے ہیں کہ سنبھل جاؤ ابھی وقت ہے سنبھلنے کا ورنہ ایسا دن آنے والا ہے: ﴿يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ﴾ (جس دن آدمی دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے)۔

اس کی زندگی کی کمائی جو اس نے دنیا میں کمایا ہے اس کے اعمال جو اس نے کیے ہیں اس کے اقوال جو وہ کہتا تھا اس کا عقیدہ جو وہ دل میں بساتا تھا یہ سب سامنے آجائے گا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔

﴿يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ﴾: یہاں پر کافر نہیں فرمایا مسلمان نہیں: ﴿الْمَرْءُ﴾ سب کے سب۔

لیکن مصیبت یہ ہے: ﴿وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ﴾ (اور کافر کہے گا) ﴿يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا﴾ (کاش میں مٹی ہوتا!)۔

حسرت اور ندامت کی انتہا ہے!

جانتے ہیں کیوں کہے گا کاش مٹی ہوتا؟! کیونکہ جب صور پھونکا جائے گا دوبارہ اور دوبارہ ہر مردہ چیز زندہ ہو جائے گی اس میں جانور درند اور پرندوہ بھی زندہ ہو جائیں گے، میدان محشر میں سب کھڑے ہیں اور حساب سے پہلے قصاص ہو گا جانوروں کا۔

جانور مکلف مخلوق نہیں ہیں غیر مکلف ہیں دنیا میں آئے ہیں اُن سے بھی کچھ ظلم آپس میں ہوا ہے کیا اس کی معافی ہے؟ نہیں میرے بھائی! واللہ! ہر وہ ظالم سن لے جو اپنے گھر والوں پر ظلم کرتے ہیں، اپنے ماتحت خادموں پر ظلم کرتے ہیں، معاشرے پر ظلم کرتے ہیں بدامنی پھیلاتے ہیں دہشت گردی پھیلاتے ہیں، یا شبہات کو پھیلاتے ہیں، یہ سب مجرم ہیں سب ظالم ہیں یہ! لوگوں کو بہکاتے ہیں راہ راست سے، "دُعاةٌ إلى أبوابِ جهنَّمَ" سب سن لیں یہ سب ظالم ہیں ظلم کرنے والے دوسروں پر کہ اس دن یہ بے زبان جانور جو ہے اگر دنیا میں آپس میں ایک جانور نے دوسرے پر کوئی ظلم کر دیا اسے کسی قسم کی تکلیف پہنچائی ہے تو قیامت کے دن قصاص ہو گا۔

کیا قصاص ہو گا؟ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس بکری کے سینگ تھے اور اس نے اس بکری کو سینگ مارا جس کے سینگ نہیں تھے وہ بدلہ نہ لے سکی دنیا میں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سینگ دیں گے جس کے سینگ دنیا میں نہیں تھے اور فرمائے گا کہ اپنا بدلہ اس سے لے لو۔ معافی ہے؟ جانور نے تو معاف نہیں کرنا نا حساب ہی اس کا نہیں ہے لیکن ہمارے لیے عبرت ہے جس کا

حساب ہونا ہے ہم تو اپنے پیاروں سے بھی ظلم کر لیتے ہیں اپنے والدین سے بیوی بچوں سے ہم سے ظلم ہو جاتا ہے، ہم نے واللہ! اُف تک نہیں کہنا: ﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ (الاسراء:23)۔

جانوروں کا آپس میں قصاص ہو گا جب بدلہ ہو جائے گا سب جانوروں کا آپس میں فیصلہ ہو جائے گا قصاص ہو جائے گا اب کسی کا حق کسی پر نہیں ہے ظالم مظلوم یہ سب برابر ہو گئے ہیں اب، اللہ تعالیٰ حکم دے گا "کُوْنُوْا تُرَابًا" (اب مٹی بن جاؤ (کوئی جزاء کوئی سزا نہیں ہے، کوئی جنت کوئی دوزخ نہیں ہے کافر بھی دیکھ رہا ہے مومن بھی دیکھ رہا ہے) کافر اُس وقت تمنا کرے گا کاش! میں بھی مٹی بن جاتا۔ یعنی کاش! میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا تو مٹی ہی ہوتا دنیا میں، یا کاش! میں جانور ہوتا دنیا میں، گدھا ہوتا کوئی جانور ہوتا دنیا میں، بھیڑ بکری ہوتا، آج میں بھی حساب سے بچ جاتا میرا بھی قصاص ہو جاتا، میں بھی مٹی بن جاتا ان جانوروں کے ساتھ۔ ﴿يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا﴾: آج پڑھ رہے ہو سن رہے ہو جان بھی چکے ہو کہ کیا حق ہے اور کیا باطل ہے۔ قرآن مجید دنیا کی واحد کتاب ہے اس وقت جسے کوئی مائی کا لال جھٹلا نہیں سکا، سائنسدانوں نے کوشش کی ہے عربی لغت والوں نے کوشش کی ہے اور دیگر لوگوں نے بھی کوشش کی ہے بڑی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا جو چیلنج ہے وہ دو قسم کا ہے:

(۱) ایک تو ایسی کتاب یا دَس سورتیں ایک سورۃ بنا کر دکھاؤ، نہیں کر سکے (البقرة 23، هود13، الاسراء 88)۔

(۲) اس میں کوئی تعارض (Contradiction) نکال کر دکھاؤ (النساء:82)۔

دونوں طرف کوئی جرأت کر سکا؟ کوئی نہ کر سکا! اس لیے واحد کتاب ہے اس دنیا میں جو سو فیصد حق ہے کیونکہ مخلوق ناقص ہے تو اس کی لکھی ہوئی چیز بھی ناقص ہے، اس عظیم ربّ کا پاک کلام ہے۔

"اسماء الحسنیٰ اور صفات کمال والا ربّ جل شانہ سبحانہ وتعالیٰ": قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور کمال ہے کوئی نقص نہیں ہے اس میں اس لیے آج وقت ہے اس نباء عظیم کو مان لینا ہے اور جو بھی اس قرآن مجید کے اندر احکامات ہیں جو بھی خبر ہے سب پر عمل کرنا ہے۔ خبر کی تصدیق کرنی ہے حکم کی تعمیل کرنی ہے اور جس سے منع کیا گیا ہے اس سے فوراً رک جانا ہے یہ ہم سے مطالبہ ہے اور کیا ہے؟! مختصراً یہ تین چیزیں ہیں نبا یا خبر یا اُمر یا نہی اور کیا ہے اس میں؟:

(۱) خبر کی تصدق کی جاتی ہے۔

(۲) اُمر کی جو ہے حکم کی تعمیل کی جاتی ہے۔

(۳) اور جس سے منع کیا گیا ہے اس سے رُکا جاتا ہے۔

اگر یہ انسان اپنے ربّ کے پاک کلام کو نہیں مانتا اس کے مطابق اپنی مختصر سی زندگی ستر، اسّی، سو سالہ زندگی نہیں بسر کرتا واللہ! اس کی نہ دنیا میں کوئی خیر ہے نہ آخرت میں کوئی خیر ہے! کافر جو اچھا کام کرتے ہیں اُن کو بدلہ دنیا میں مل جاتا ہے، آج دیکھ لیں کافر کو کمپیریٹولی (Comparatively) کافروں کی زندگی اور مسلمانوں کی زندگی کون مزے لوٹ رہے ہیں دنیا میں کافر ہی لوٹ رہے ہیں نا؟! موسم اُن کا اچھا خوبصورتی اُن کی گورے چٹے وہ ہیں ٹیکنالوجی اُن کے پاس ہے، دنیا ساری اُن کے پاس ہے یہ کیوں ہے؟ کیونکہ آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ جو بھی اچھے کام کر رہے ہیں اور کئی ایسے لوگ ہیں بدکار ہیں، کافر بھی ہیں بدکار بھی ہیں فحاشی کرنے والے ہیں لیکن کسی فقیر ملک میں جا کر افریقہ کے جنگلوں میں جا کر وہاں پر علاج کرنے کے لیے جاتے ہیں پیسہ بہاتے ہیں، پانی کے کنویں لگاتے ہیں اچھا کام تو ہے نا تو اس کا بدلہ کہاں مل رہا ہے ان کو؟ یہ دنیا اُن کے لیے جنت ہے کہ نہیں؟ یہ دنیا کس کی جنت ہے؟ کافر کی جنت ہے۔

تو مومن کے لیے کیا ہے؟ قید خانہ ہے، میرے بھائی! یہ دنیا ہماری نہیں ہے یہ دنیا کافروں کی ہے۔ ہماری کیا ہے؟ ہماری آخرت ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کو دونوں دے دے:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرۃ:201): یہ بھی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا سے نہیں روکا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حرام سے روکا ہے نافرمانی سے روکا ہے، اُس دنیا سے روکا ہے جو ہمیں ربّ سے دور کر دے اُس دنیا سے نہیں روکا ہے جو ہمیں ربّ کے قریب کر دے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی منہج سلف صالحین کے راستے کو اپنانے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، جو ہم نے سنا جو ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اس کو صحیح سمجھنے کی اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

mp3 Audio

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (078: سورۃالنباء کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔